اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۳۲

یوم یک شنبہ

جلد ۲۸ | ۱۷ ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش | ۱۶ شوال ۱۳۵۹ھ | ۱۷ نومبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۶۲

لنڈن میں تعمیر مسجد کے لئے برطانیہ کا عطیہ

گذشتہ جنگِ عظیم کے بعد جب حکومت فرانس نے اپنی مسلمان رعایا کے تعاون کے متعلق شکر گزاری کا اظہار کرتے ہوئے پیرس میں ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کی۔ تو حکومت برطانیہ کو بھی تحریک کی گئی کہ وہ اس کو حکومت فرانس کی مثال کے پیش نظر لنڈن میں شاندار مسجد تعمیر کرنی چاہیئے۔ مگر خدا تعالےٰ کی اس مصلحت کے ماتحت اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ کہ لنڈن میں سب سے پہلی مسجد تعمیر کرنے کا شرف اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو حاصل ہو۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جب اپنی جماعت کو لنڈن میں مسجد تعمیر کرنے کے لئے تحریک فرمائی تو خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کی یہ تحریک بہت جلد کامیاب ہو گئی۔ اور جماعت احمدیہ کو خدا تعالےٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ کہ باوجود ایک نہایت قلیل التعداد اور غریب جماعت ہونے کے لنڈن میں سب سے پہلی مسجد تعمیر کرنے کی سعادت حاصل کرے۔ اب لنڈن میں یہ مسجد موجود ہے جس میں پانچ وقت اللہ اکبر کا اعلان کیا جاتا۔ اور تثلیث کی اس سرزمین میں خدائے واحد کی عبادت کی جاتی ہے۔ نیز یہ مسجد اشاعتِ اسلام کا مرکز بھی ہے۔

اب حکومت برطانیہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ لنڈن میں مسجد۔ اور اسلامی تمدن کے مرکز کی تعمیر کے لئے ایک لاکھ پونڈ دے رہی ہے۔ اس پر مختلف ممالک کے سرکردہ مسلمان مقیم لنڈن حکومت کا خاص طور پر شکریہ ادا کر رہے ہیں۔ اور اسے برطانیہ اور اسلامی دنیا کے خوشگوار تعلقات کا ثبوت قرار دے رہے ہیں۔

لنڈن میں مسجد تعمیر کرنے کے لئے مسلمانوں نے کئی بار جد و جہد کی۔ والئے دکن نے بھی ایک بہت بڑی رقم اس غرض سے دی۔ مگر یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا اب امید ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کی امداد سے اس میں کامیابی حاصل ہو سکے گی۔

انبیاء کی تصاویر شائع کرنے کی ممانعت

محکمۂ تعلیم بنگال نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعہ اعلان کیا ہے۔ کہ درسی کتابوں کے آئندہ ایڈیشنوں میں ان انبیاء کی تصاویر شائع نہ کی جائیں۔ جن کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے۔ نیز آئمہ اسلام اور اولیاء کرام کی تصویریں شائع کرنے سے بھی اجتناب کیا جائے۔

اس طرح مسلمانوں کی اس دیرینہ اور نہایت رنجدہ شکایت کا ازالہ کرنے کے لئے قدم اٹھایا گیا ہے۔ جو انبیائے کرام کی فرضی تصاویر شائع کرنے کے خلاف پیش کرتے رہتے ہیں۔ بنگال کا محکمۂ تعلیم مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرنے کی وجہ سے قابلِ شکریہ ہے۔ مگر ابھی اس بات کی ضرورت ہے کہ نہ صرف دوسرے صوبجات میں اس قسم کے احکام جاری کئے جائیں۔ بلکہ حکومت ہند اعلان عام کر دے۔ کہ کسی کتاب میں خواہ وہ درسی ہو۔ یا غیر درسی۔ انبیاء کی تصاویر قطعاً شائع نہ کی جائیں۔ اور جس کتاب میں اس قسم کی تصاویر ہوں۔ اس کا داخلہ ہندوستان میں روک دیا جائے۔

کانگرس میں بانئ آریہ سماج کی تعلیم

کانگرس سے مسلمانوں کو پہلے ہی کوئی زیادہ تعلق نہیں ہے۔ لیکن اب جبکہ یہ کہا جا رہا ہے کہ کانگرس میں اکثر لوگ بانئ آریہ سماج کی تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کو کانگرس سے اور زیادہ دور کر دینے کا باعث ہوگا۔

پچھلے دنوں بمبئی میں "سوامی دیانند جی" بانئ آریہ سماج کی تاریخ وفات پر جو جلسہ کیا گیا۔ اس میں سردار پٹیل نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "آریہ سماجی بھی اسی طرح کانگرس میں شریک ہو سکتے ہیں جس طرح دوسرے لوگ۔ اور آج بھی کانگرس میں اکثر لوگ ایسے ہیں۔ جو رشی دیانند کی تعلیم پر پورے طور پر عمل کر رہے ہیں۔" نیز کہا۔ "آج کوئی بھی قومی سرگرمی ایسی نہیں۔ جس پر سوامی دیانند سرسوتی نے اپنے وقت میں زور نہیں دیا۔"

رشی دیانند جی کی تعلیم کا کیسی قدر اندازہ ان کی کتاب "ستیارتھ پرکاش" سے لگایا جا سکتا ہے جسے آریہ سماجی وہی درجہ دیتے ہیں۔ جو دیگر مذاہب کے لوگوں کے نزدیک ان کی الہامی کتب کو حاصل ہے۔ "ستیارتھ پرکاش" میں انہوں نے بار بار اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ غیر ہندوؤں کو ہر ممکن طریق سے نقصان پہنچانا حتیٰ کہ ملک سے خارج کر دینا ضروری ہے۔

٭ اس کے علاوہ مذہبی معاملات میں ان کا طریق عمل اس قدر پُر تشدد اور دل آزار رہا ہے کہ گاندھی جی بھی اس کے متعلق ناپسندیدگی کا اظہار کر چکے ہیں۔ ان حالات میں اگر یہ درست ہے۔ کہ کانگرس میں اکثر لوگ بانئ آریہ سماج کی تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔ تو یہ بہت ہی افسوسناک ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ نبوت ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع منظر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مع بیگم صاحبہ۔ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ آج لاہور سے واپس تشریف لے آئیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت آج کل کی نسبت اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

خان بہادر ڈاکٹر محمد بشیر صاحب نے جو میو ہاسپیٹل لاہور میں کان۔ ناک اور حلق کے ماہر خصوصی کے طور پر کام کرتے ہیں۔ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے کان کا معائنہ کرنے کے بعد یہ رائے ظاہر کی۔ کہ اس وقت کان کے مرض کو افاقہ ہے اور سر کے چکروں کی موجودہ تکلیف کان کی وجہ سے نہیں ہے۔

نہائت افسوس ہے کہ شیخ عبد الرب صاحب لائل پوری نومسلم جو ایک عرصہ سے میو ہسپتال میں داخل تھے کل بعمر ۵۰ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رات کو ان کی نعش یہاں لائی گئی۔ اور آج بعد نماز جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مہمان خانہ میں سینکڑوں اصحاب سمیت نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ آپ تبلیغ کا بہت جوش رکھنے والے مخلص احمدی تھے۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

بعد نماز عصر لفٹیننٹ ڈاکٹر محمد الدین صاحب کی لڑکی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے شمولیت فرمائی۔ اور دعا کی۔ مہمانوں کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

بعد نماز عشاء محلہ دارالفضل میں جلسہ کیا گیا جس میں ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی پریذیڈنٹ محلہ نے ضروریات جلسہ سالانہ کی اہمیت بیان کر کے چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ پروفیسر عبد القادر خلف صاحب ایم۔ اے بی۔ ٹی نے آداب و اخلاق پر تقریر کی۔

یوم پیشوایان مذاہب

امسال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق یوم پیشوایان مذاہب یکم فتح ۱۳۱۹ ہش مطابق یکم دسمبر ۱۹۴۰ء کو منایا جائیگا۔ یہ دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار تکمیل تبلیغ کی یاد میں مقرر کیا گیا ہے۔ جو کہ یکم فتح ۱۲۶۷ ہش مطابق یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو شائع کیا گیا تھا۔ احباب اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اور جسقدر بھی ہو سکے مختلف مذاہب کے نمائندوں کو لیکچر کے لئے مدعو کیا جائے۔ کیونکہ اس تقریب کا بڑا مقصد اہل مذاہب کا آپس میں اتحاد قائم کرنا اور خدا تعالےٰ کے گزشتہ برگزیدہ بندوں اور اوتاروں کا احترام پیدا کرنا ہے۔ جو کہ آپس کی منافرت کی وجہ سے اٹھتا جا رہا تھا۔ اور اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آ کر نہ صرف ان کی یاد تازہ کر دی ہے۔ بلکہ گزشتہ انبیاء اور اوتاروں پر ایمان لانا اور ان کا احترام و ادب کرنا ہم پر فرض کر دیا ہے۔ لہٰذا سب احباب اس تقریب کی اہمیت کے پیش نظر اسے بہترین صورت میں کامیاب بنانے کی سعی کریں۔

مہتمم نشر و اشاعت

بی۔ بی۔ سی سے ایک احمدی کا پیغام

قادیان ۱۵ نومبر۔ آج اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ۱۶ نومبر کو سات بجکر چالیس منٹ شام (ہندوستانی وقت) پر سید ممتاز احمد شاہ صاحب احمدی ابن جناب سید غلام حسین صاحب بھوپال بی۔ بی۔ سی کے ریڈیو سٹیشن سے پیغام نشر کریں گے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۱۵ ظہور ۱۳۱۹ ہش سے ۵ تبوک تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

نمبر شمار	نام	ضلع	نمبر شمار	نام	ضلع
1908	الطاف حسین صاحب	گورداسپور	1944	شیر محمد صاحب	گورداسپور
1909	حسن دین صاحب درویش	گجرات	1945	حافظ محمد ایوب خانصاحب	″
1910	محمد رمضان صاحب	سرگودہا	1946	محمد ریاض صاحب	″
1911	ماسٹر اللہ دتا صاحب	لاہور	1947	ایک دوست	″
1912	محمد حسین صاحب	گجرات	1948	ایک دوست	″
1913	عبد الحمید جان صاحب	راولپنڈی	1949	محمد حسین صاحب	گجرات
1914	چودھری علی محمد صاحب	جالندھر	1950	غلام فاطمہ صاحبہ	سیالکوٹ
1915	محمد الدین صاحب	گورداسپور	1951	مولوی اللہ دتا صاحب	″
1916	فخر النساء صاحبہ	مالیر کوٹلہ	1952	مہر الدین صاحب	گورداسپور
1917	سعیدہ بیگم صاحبہ	سندھ	1953	حسن محمد صاحب	گجرات
1918	خوشی خان صاحب	ہوشیارپور	1954	سراج دین صاحب دھرا	نئی دہلی
1919	امان اللہ صاحب	شاہ پور	1955	اللہ دتا صاحب	گجرات
1920	غلام محمد صاحب	سیالکوٹ	1956	عبد القیوم صاحب (سابق آتما رام)	ہوشیارپور
1921	علی محمد صاحب نومسلم	″			
1922	ملک محمد شفیع صاحب	شملہ	1957	محمد علی صاحب حجام	لاہور
1923	محمد الدین صاحب کھوکھر	سیالکوٹ	1958	محمد شفیع صاحب	سرینگر کشمیر
1924	ولائت بی بی صاحبہ	ہوشیارپور	1959	نذیر احمد صاحب عباسی	گوجرانوالہ
1925	حسنی صاحبہ	″	1960	شیخ عبد اللہ صاحب	پوری
1926	نثیر محمد صاحب	″	1961	نور آ بی بی صاحبہ	″
1927	خورشید بیگم صاحبہ	لائل پور	1962	جمیلہ صاحبہ	″
1928	برکت علی صاحب	گورداسپور	1963	واڈیرہ شہداد صاحب	لاڑکانہ
1929	عبد اللطیف صاحب	لاہور	1964	نور محمد صاحب	″
1930	فضل بیگم صاحبہ	ملتان	1965	کریم بخش صاحب	″
1931	انور بیگم صاحبہ	″	1966	محمد عرس صاحب	″
1932	شاکر حسین صاحب	پٹیالہ	1967	غلام فاطمہ صاحبہ	سندھ
1933	بوٹا صاحب گجر	گورداسپور	1968	امینہ بی بی صاحبہ	مونگھیر
1934	حاکم دین صاحب	سری گوبندپور	1969	مقصودن صاحبہ	″
1935	محمد صدیق صاحب	گورداسپور	1970	امین بی بی صاحبہ	″
1936	محمد رفیق صاحب	″	1971	بی بی حسینہ خاتون صاحبہ	″
1937	محمد ذوالقرنین صاحب	″	1972	عبد السبحان خان صاحب	″
1938	فقیر محمد صاحب	سندھ	1973	مختار احمد صاحب	گورداسپور
1939	منشی نور محمد صاحب	″	1974	شکر محمد صاحب	″
1940	انور احمد صاحب	گورداسپور	1975	غلام رسول صاحب	″
1941	علی بخش صاحب	″	1976	مختار بیگم صاحبہ	″
1942	عمر النساء صاحبہ	مالیر کوٹلہ	1977	مختار بیگم صاحبہ	″
1943	دولت بی بی صاحبہ	گورداسپور	1978	اللہ لوک صاحب	″

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاتم النبیین کا حقیقی مفہوم

"پاک محمد مصطفٰے نبیوں کا سردار"
(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

(۵)

امتِ محمدیہ کے بزرگانِ سلف نے بھی خاتم النبیین کی تفسیر میں یہی لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد شریعت والا نبی نہیں آسکتا۔ آپ کی سیادت کی مہر سے آسکتا ہے۔ چنانچہ:۔ (۱) ملّا علی قاری لکھتے ہیں:۔

فلا ینا قض قولہ خاتم النبیین اذ المعنیٰ انہ لا یاتی نبی بعدہٗ ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ (موضوعات کبیر صفحہ ۶۹) یعنی خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ایسا نبی نہ آئے گا جو آپ کے مذہب کو منسوخ کرے اور آپ کی امت میں سے نہ ہو۔ گویا خاتم النبیین صرف تشریعی اور مستقل نبیوں کی آمد کو روکتا ہے۔

(۲) امام محمد طاہر گجراتی لکھتے ہیں:۔

وعن عائشۃ قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ وھٰذا ناظر الی نزول عیسیٰ وھٰذا ایضًا لا ینافی حدیث لا نبی بعدی لانہ اراد لا نبی ینسخ شرعہ (تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵) کہ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا۔ کہ لوگو! آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء کہو۔ مگر یہ مت کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ یہ نزول عیسےٰ کے لحاظ سے کہا ہے۔ اور یہ حدیث لا نبی بعدی کے بھی خلاف نہیں کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ میرے بعد ایسا نبی نہ ہوگا۔ جو میری شریعت کو منسوخ کرے۔

(۳) امام ابن قتیبہ الدینوری لا نبی بعدی کے معنوں پر لکھتے ہیں:۔

اراد لا نبی بعدی ینسخ ما جئت بہ (تاویل مختلف الحدیث صفحہ ۲۳۶) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ میرے بعد ایسا نبی نہ ہوگا۔ جو میرے لائے ہوئے دین کو منسوخ کرے۔

(۴) شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں:۔ ختم بہ النبیون ای لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانہ بالتشریع الی الناس (تفہیمات الٰہیہ صفحہ ۵۳) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نبی ختم کئے گئے۔ یعنی ایسے وجود نہ ہوں گے۔ جنہیں شریعت کے ساتھ اللہ تعالےٰ لوگوں کی طرف مامور فرمائے۔

(۵) شیخ الصوفیاء محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں:۔ ای لا نبی بعدی یکون علیٰ شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی۔ (فتوحاتِ مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مطلب یہ ہے۔ کہ کوئی ایسا نبی نہیں ہوسکتا۔ جو میری شریعت کے خلاف شریعت لائے۔ بلکہ جب کبھی نبی ہوگا۔ وہ میری شریعت کے حکم کے تابع ہوگا۔

(۶) امام عبدالوہاب شعرانی تحریر کرتے ہیں۔ انما ارتفع نبوۃ التشریع فقط (الیواقیت جلد ۲ صفحہ ۱۷۶) کہ صرف شریعت والی نبوت منقطع ہوئی ہے۔

(۷) نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں۔

"ہاں لا نبی بعدی آیا ہے۔ اس کے معنی نزدیک اہل علم کے یہ ہیں۔ کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہ لائے گا" (کتاب اقتراب الساعہ صفحہ ۱۶۲)

(۸) مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی تحریر فرماتے ہیں:۔ "علمائے اہل سنت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہوسکتا۔ اور نبوت آپ کی تمام مکلفین کو شامل ہے۔ اور جو نبی آپ کے ہمعصر ہوگا۔ وہ متبع شریعت محمدیہ ہوگا"

(رسالہ دافع الوسواس فی اثر ابن عباس صفحہ ۴)

(۹) مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی تحریر فرماتے ہیں:۔ "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"۔ (تحذیر الناس صفحہ ۲۸)

(۱۰) مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی لکھتے ہیں:۔ "بعد آنحضرت کے یا زمانے میں آنحضرت کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے چنانچہ ملا علی قاری رسالہ موضوعات میں زیر حدیث لو عاش ابراھیم لکان نبیا لکھتے ہیں۔ ای لو عاش لکان من اتباعہ کعیسیٰ وخضر والیاس فلا ینا قض قولہ تعالیٰ خاتم النبیین اذ المعنیٰ انہ لا یاتی بعدہٗ نبی ینسخ ملتہ (دافع الوسواس صفحہ ۱۶)

(۶)

مندرجہ بالا حوالجات سے جو حنفی اور اہل حدیث، علماء اور بزرگ صوفیاء کی کتابوں سے نقل کئے گئے ہیں۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ ان کے نزدیک خاتم النبیین سے صرف شریعت والے نبی کی بندش ثابت ہے۔ شیعہ صاحبان کی معتبر کتاب اکمال الدین میں بھی لکھا ہے۔ فالھداۃ من الانبیاء والاوصیاء لا یجوز انقطاعھم مادام التکلیف من اللہ عزوجل لازمًا للعباد (صفحہ ۲۷۵)

ترجمہ۔ ہدایت دینے والے نبیوں اور وصیوں کا انقطاع ہرگز جائز نہیں جب تک کہ بندے اللہ تعالےٰ کی طرف سے مکلف ہیں۔ یعنی نبیوں کا ہمیشہ آنا ضروری ہے۔ علاوہ ازیں سنی و شیعہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے قائل ہیں۔ اور دونوں انہیں نبی مانتے ہیں۔ بلکہ شیعہ صاحبان تو اپنے عقیدہ رجعت کے ماتحت مانتے ہیں۔ کہ مابعث اللہ نبیا من لدن آدم الا ویرجع الی الدنیا فینصر امیر المومنین۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جتنے نبی آچکے ہیں۔ وہ سب امام مہدی کی نصرت کے لئے واپس دنیا میں آئیں گے" (تفسیر القمی صفحہ ۲۳)

پس تمام مسلمان کہلانے والے فرقے اجماعی طور پر اس امر کے قائل ہیں کہ خاتم النبیین کے بعد نبیوں کے آنے کی ضرورت ہے۔ اور نبی آئیں گے۔ ہاں شریعت والے نبی کی آمد کو سب بالاتفاق ممتنع قرار دیتے رہے ہیں۔ غیر تشریعی نبی کی آمد کو خاتم النبیین کی تفسیر میں کسی امام نے ممنوع قرار نہیں دیا۔

غرض خاتم النبیین کا حقیقی مفہوم یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سب نبیوں سے افضل ہونا امت کا اجماعی عقیدہ ہے اسی مفہوم کو مولانا محمد قاسم صاحب نے نبیوں کے روحانی باپ کے لفظ سے ادا فرمایا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"حاصل مطلب آیہ کریمہ اس صورت میں یہ ہوگا۔ کہ ابوت معروفہ تو رسول اللہ صلعم کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں۔ پر ابوت معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے۔ اور انبیاء کی نسبت بھی حاصل ہے۔ انبیاء کی نسبت تو فقط خاتم النبیین شاہد ہے (تحذیر الناس صفحہ ۱۰)

اسی طرح کبھی کبھی مقام مدح پر آخری کا لفظ بھی افضل کے معنوں میں مستعمل ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر اقبال نے لکھا ہے۔ کہ:۔

چل بسا داغ آہ! میت اس کی زیب دوش ہے
آخری شاعر جہان آباد کا خاموش ہے

(بانگِ درا صفحہ ۸۹)

سو اس اعتبار سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے آخری نبی کا لفظ استعمال کرنا بھی عین صواب ہے۔

(۷)

خاتم النبیین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یگانہ خطاب ہے۔ آدم سے لے کر سب نبی سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارت دیتے آئے ہیں۔ وہ بشارت مکاشفہ یوحنا میں جو بائیبل کا آخری صحیفہ ہے۔ زیادہ نمایاں ہے۔ وہاں پر لکھا ہے "میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا۔ اور کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک سفید گھوڑا ہے۔ اور اس پر ایک سوار ہے جو سچا اور برحق کہلاتا ہے۔ اور وہ راستی کے ساتھ انصاف اور لڑائی کرتا ہے۔ اور اس کی آنکھیں آگ کے شعلے ہیں اور اس کے سر پر بہت سے تاج ہیں اور اس کا ایک نام لکھا ہوا ہے۔ جسے اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا . . . . . .

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس کی پوشاک اور ران پر یہ نام لکھا ہوا ہے۔ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند" (مکاشفہ ۱۹-۱۱ تا ۱۹-۱۶)

اس اقتباس سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عالم روحانیت میں "بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند" ہونا آپ کی امتیازی شان ہے۔ اور یہی خاتم النبیین کا حقیقی مفہوم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام "پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار" سے بھی اسی مفہوم کی تصدیق ہوتی ہے۔ یہ خاتم النبیین کی صحیح تفسیر از روئے الہام الٰہی ہے خود قرآن مجید بھی دوسری آیات میں اسی مفہوم کی تعیین کرتا ہے۔ قرآن مجید کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ کامل ترین شریعت ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے تحریف سے محفوظ ہے۔ وہ کبھی منسوخ نہ ہوگا۔ فرمایا لا مبدل لکلماتہ۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا۔ ہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کے اثبات کے لئے حسب منطوق آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا۔ ایسے نبی آسکتے ہیں۔ جو شریعت اسلامیہ کے خادم اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تابع ہوں۔ وہ چاند ہوں گے۔ جو آفتاب محمدی سے روشنی حاصل کریں گے۔ اور دُنیا کو منور کریں گے۔ آیت وسراجاً منیراً۔ میں اسی امر کی طرف اشارہ ہے۔

پس قرآن مجید کی آیات قرآن مجید سے پہلے کے الہامات اور قرآن مجید کے بعد کی وحی سب اس پر متفق ہیں کہ خاتم النبیین کا حقیقی مفہوم یہی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نبیوں کے سردار اور تمام مرسلین کے سرتاج ہیں ؎

خاکسار ابو العطاء جالندھری

عرضِ نیاز

مرے مسیح! تجھے دلنواز کہتے ہیں ۔ کہ ناز والے بھی تجھ سے نیاز کہتے ہیں
درِ حبیب پہ اپنی جبین رکھ دینا ۔ زبانِ عشق میں اس کو نماز کہتے ہیں
درود مشرق و مغرب کے لوگ پڑھتے ہیں ۔ وہ صبح و شام سلام نیاز کہتے ہیں
حریم قُدس میں جو زاویہ نشین ہوئے ۔ فرشتے ان سے صداقت کا راز کہتے ہیں
زباں پہ ہاں مگر اعمال میں نہیں ہی نہیں ۔ قبولِ حق سے اسے احتراز کہتے ہیں
جو سر جھکائے تری بارگاہ میں آئیں ۔ انہی کو اہلِ جہاں سرفراز کہتے ہیں
دکھائے ساحلِ مقصود اہلِ مغرب کو ۔ تھپیڑے کھا رہا ان کا جہاز کہتے ہیں
الٰہی خیر ہو دل کی کہ انکی زلفوں کا ۔ یہ سلسلہ جو ہے لمبا دراز کہتے ہیں
جو خود بخود ہی محبت کے راگ گاتا ہے ۔ اسی کو اہلِ وِلا دل کا ساز کہتے ہیں
قلوبِ خلق میں جو انقلاب لے آئے ۔ عجب ہے اسکو بھی جادو طراز کہتے ہیں
وطن بھلا کے جو تبلیغ میں رہے مصروف ۔ مبلّغوں میں اسے یکّہ تاز کہتے ہیں
خدا کے نام پہ قرباں رسول پر ہو نثار ۔ میانِ مسلم و کافر یہ امتیاز کہتے ہیں
فدائے مسلکِ محمود ہو دل و جاں سے ۔ تو اس غلام کو سچّا ایاز کہتے ہیں
جو عزم حجّ مقدّس ہے شوق سے جاؤ ۔ کھلی ہے امن سے راہِ حجاز کہتے ہیں

معافی مانگ لے اپنے گناہوں کی اکمل
کہ آجکل درِ توبہ کو باز کہتے ہیں

مولوی محمد علی صاحب سے ایک سوال

از جناب غلام محمد صاحب اختر لاہور

مولوی صاحب! حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کا مضمون آپ نے پڑھ لیا ہوگا۔ خدا کرے کہ آپ کا دل وہ صحیح جواب دینے کے لئے تیار ہو جائے۔ جو آپ سے حضرت موصوف نے طلب کیا ہے۔ کہ آپ اپنے پیارے فرزند کے لئے کیا کریں گے۔ اگر دنیاوی ذرائع سے مایوس ہو کر آپ اس سے محبت کا اظہار کرنا چاہیں۔ اسی ضمن میں مجھے آپ سے ایک اور بات پوچھنا ہے۔ کسی بغض کی بناء پر نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعلق کی بناء پر کہ آنا تو فرمایئے گر آپ کے فرزند کے متعلق آپ کے بہت سے متعلقین کو منذر خوابیں آئیں۔ تو آپ سے تعلق کے اظہار کے لئے آپ کے وہ مخلص دوست آپ کی کس طرح سے مدد کر سکتے ہیں۔ مال سے اگر وہ دولتمند ہیں۔ علاج سے اگر وہ ڈاکٹر ہوں۔ دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی دعاؤں سے یا کسی اور طرح بھی؟ پھر مولوی صاحب! کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ وابستگی۔ محبت کے تعلق کا یہی ثبوت ہے۔ کہ آپ تو اس فرزند کے لئے یہ فرمائیں کہ

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا ؎ دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا ؎ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

مگر آپ یہ کہیں کہ "مٹی کا پتلا ہے آج نہیں مرے گا تو کل مر جائے گا"۔

مولوی صاحب! ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق ہے۔ اور اس اولاد سے تعلق ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمان کے مطابق شعائر اللہ ہے۔ اور شعائر اللہ سے محبت اور عقیدت کا اظہار ہمارا شعار ہے۔ مولوی صاحب! اگر آپ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے عداوت بھی ہے۔ جیسا کہ باوقات آپ کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے اور آپ کے خطبات اس پر مہر ثابت کر چکے ہیں۔ تو خدارا اتنا تو بتائیں۔ کہ آپ کو ہمارے دل دکھانے اور ہمارے جذبات کو ٹھیس لگانے کا حق کہاں سے حاصل ہو گیا۔ محبت کا اظہار ہم اپنے آقا سے کرتے ہیں۔ دعا کا مطالبہ جماعت احمدیہ سے کیا گیا ہے جو اپنے آقا کی ہر آواز پر لبیک کہتی ہے۔ وہ جماعت اپنے خدا کے سامنے اپنے سب سے زیادہ محبوب آقا اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک اور اپنے دل کے سکون کے لئے دعائیں کرتی ہے۔ اس میں آپ کا کیا حرج ہے۔ کہ آپ اس موقعہ پر بھی دل آزاری سے باز نہ رہ سکے۔

مولوی صاحب! آپ خواہ کچھ کہیں حقیقت یہ ہے کہ ہمارے لئے دنیا میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ وہ ہستی ہیں جو راتوں کو اٹھ کر دعائیں کرتے ہیں۔ ہمارے دکھوں کو دور کرنے کے لئے اپنی جان کو تکلیف میں ڈالتے ہیں۔ ہمیں مصیبتوں سے بچانے کے لئے آپ تکلیف اٹھاتے ہیں۔ دنیا جب ہم کو ستاتی ہے۔ تو وہ ہماری ڈھال بنکر ہماری حفاظت کرتے ہیں۔ وہ مشفق و مربی و محسن باپ ہیں۔ جن کی شفقت اپنے ہر بچے سے الگ الگ رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔ ایسے وجود کی خاطر اگر ہمارے دل پگھل کر خون نہ ہو جائیں۔ تو ہم سے زیادہ ذلیل انسان اور کوئی نہیں۔ مولوی صاحب کیا وہ شخص جس نے پدری شفقت سے کچھ بھی حصہ پایا ہو۔ اپنے باپ کے متعلق یہ کہہ سکتا ہے۔ "مٹی کا پتلا ہے آج نہیں مرے گا تو کل مر جائے گا"۔ پھر آپ نے ہمارے روحانی باپ کے متعلق یہ الفاظ استعمال کر کے کونسے اخلاق کا ثبوت دیا ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

245

غیر مذاہب کی جد وجہد

عرب میں امریکن مشن کی صد سالہ کارگزاری

اس موضوع پر ایک مضمون الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں درج کیا جا چکا ہے۔ جو عرب میں عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کے متعلق سر آرنلڈ ولسن کے اس مضمون کا ترجمہ تھا۔ جو مشہور انگریزی رسالہ "انیسویں صدی" میں شائع ہوا تھا۔ ذیل میں اس مضمون کے بقیہ حصہ کا ترجمہ دیا جاتا ہے

سر آرنلڈ ولسن لکھتے ہیں ۱۹۰۹ء میں مسقط کے قریب مطرہ میں طبی کام شروع کیا گیا۔ ۱۹۱۶ء میں عرب و ایران کے لوگ انفلوئنزا کی شدید وبا میں مبتلا ہو گئے۔ ابن سعود نے جو عرب حکمرانوں میں سب سے زیادہ روشن خیال ہیں بحرین سے امریکن ڈاکٹر بلوا بھیجا۔ فوراً ایک ڈاکٹر پہنچ گیا۔ اور اس کے بعد یہ سلسلہ جاری ہو گیا۔ ایسا ہی بصرہ سے بحرین کے راستہ ہندوستان تک ہوائی آمد و رفت کے انتظام سے غارتگر ساحل تک (جیسا کہ مسقط اور حصی کے طویل ساحلی خطہ کو مدت مدید سے بجا طور پر کہا جاتا ہے) آمد و رفت کے امکانات اور بھی زیادہ ہو گئے۔ اس امریکن کمپنی کے اس انکشاف نے کہ اس جگہ پٹرول کے چشمے اور فواری کنوئیں پائے جاتے ہیں۔ اب اس جزیرہ کی حالت کو بدل دیا ہے جس کا صدیوں سے زیادہ تر انحصار موتی نکالنے اور بر اعظم کے ساتھ دوسروں کی مرضی پر منحصر غیر مستقل تجارت پر تھا۔ اس چیز نے امریکن مشن کے لئے جدید مواقع اور نئی ذمہ واریاں پیدا کر دیں۔

۱۹۱۰ء میں طبی کام کویت میں شروع کیا گیا۔ ہز ہائینس شیخ مبارک شیخ محمرہ اور نقیب بصرہ کی (جس کے لڑکے کی حالت گردوں میں رسولی کی وجہ سے بمبئی کے ہسپتال میں مایوس کن ہو چکی تھی۔ اور ڈاکٹر ملونٹ نے کامیاب علاج کیا تھا) ان عنایات کے سپاس گذار ہیں۔ جو انہوں نے امریکن مشن پر کیں۔ چونکہ کویت نے ٹرکی کے ربقۂ تسلط سے آزادی غیر ملکیوں کو دور دور رکھ کر حاصل کی تھی۔ اس لئے مشن والوں کو اس مقامی تعصب کا دیر تک مقابلہ کرنا پڑا۔ لیکن آخر کار ۱۹۱۳ء میں وہاں ایک سکول کی بنیاد ڈال دی گئی اور اس کے بعد جلد ہی ایک مستقل ہسپتال قائم ہو گیا۔

جب جنگ عظیم شروع ہوئی۔ ابن سعود نے اپنی فوجوں کو لے کر کویت کے قریب ہی ڈیرے ڈالے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر سی جی۔ ایس مائیلرے سے (جو ۱۹۳۸ء میں بھی کویت ہی میں مقیم ہیں۔ اور جنہیں بہت مقبولیت حاصل ہے) طبی امداد طلب کی۔ جو مہیا کی گئی۔ شیخ مبارک اگلے سال فوت ہو گئے۔ جس کا ان کے شناساؤں کو بہت افسوس ہوا۔ لیکن سب سے زیادہ افسوس ابن سعود کو ہوا جن کی اس نے مصائب کے وقت دستگیری کی تھی۔ جنگ کے شعلے کویت کے دروازوں تک پہنچ چکے تھے۔ ہسپتال زخمیوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس کی قدر و قیمت اور اس کے کارکنوں کی بے لوث خدمات کا سب کو اعتراف تھا۔ ایسی حالت میں ان کے نوجوان بیٹے احمد کو جو اپنے باپ کی وفات پر کویت کا شیخ بنا تحریک کی گئی کہ مسٹر کولرے۔ اس کی بیوی اور ڈاکٹر مائیلرے سے جہانتک ممکن ہو۔ امریکن مشن کے حالات دریافت کرے۔

۱۹۳۱ء میں کویت میں ایک گرجا بنایا گیا جس میں بحرین کی طرح حاضری بہت کافی ہوتی تھی۔ باوجود اس کے کہ اس مشن کے نتائج اچھے پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ مالی ذرائع کی کمی کی وجہ سے کویت میں تعلیم جاری نہ رکھی جا سکی۔

اب بصرہ کا حال سنئے۔ جب نومبر ۱۹۱۴ء میں برطانیہ کی فاتح فوجیں شہر میں داخل ہوئیں۔ تو انہوں نے امریکن لانسنگ میموریل ہسپتال کو ترکی زخمیوں سے بھرپور پایا ڈاکٹر فانس اور اس کی بیوی مشن کے انچارج تھے۔ مقامی حالات کے متعلق ان کی وسیع معلومات کی بہت ضرورت تھی۔ انگریزی فوج کو عراقی زبان عربی کی ابتدائی گرامر کی سخت ضرورت تھی۔ ڈاکٹر فانس نے محققانہ صحت اور غیر محققانہ عجلت سے بہت جلد اس قسم کی ایک کتاب تیار کر لی لیکن اس کے ساتھ مقامی الفاظ کے ایک فرہنگ کی ضرورت تھی۔ ڈاکٹر مذکور نے اسے بھی بہت جلد تیار کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے ثانوی عربی گرامر کی ایک کتاب لکھی۔ جو اب تک عراق کی مسلمہ درسی کتاب سمجھی جاتی ہے۔ اسی زمانہ میں جنگ کی وجہ سے ٹائیفس کی بیماری پھیل گئی (یہ ایک قسم کا بخار ہے۔ جس میں ارغوانی رنگ کے دانے نکلتے ہیں۔ مریض بے حد ضعیف ہو جاتا ہے۔ اور عموماً اس سے ہذیان بھی ہوتا ہے) یہ بیماری ڈاکٹر بونٹ اور اس کی بیوی کو ان ترکی قیدیوں سے لگ گئی۔ جن کی وہ تیمار داری کر رہے تھے۔ آخر ڈاکٹر بونٹ کی بیوی اس مرض کا شکار ہو گئی۔ برطانوی افسروں کی ایک جمعیت اور عوام کے جم غفیر نے جن میں راقم الحروف (سر آرنلڈ ولسن) بھی تھا۔ میت کو کندھا دیا۔ چونکہ ماڈ میموریل ہسپتال بصرہ کی ضروریات کے لئے کافی تھا۔ اس لئے جنگ کے بعد لانسنگ میموریل ہسپتال کو عمارہ میں منتقل کر دیا گیا۔ لیکن مشن سکول بصرہ ہی میں رہا۔ اور چونکہ بیروت ایران اور دوسری جگہوں کی طرح بصرہ میں بھی والدین کو خواہ مسلمان ہوں یا عیسائی اپنے بچے مشن سکولوں میں بھیج کر اپنے انتخاب پر متأسف ہونے کے کوئی مواقع نہ تھے۔ اور مقامی حکومت کو بھی معلوم ہو گیا تھا۔ کہ بڑے ہو کر ان بچوں پر کامل اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے یہ سکول ترقی کی منازل برابر طے کرتا چلا گیا۔

بہت سے واقعات کو قلم انداز کرتے ہوئے یہ اس مشن کی مختصراً تاریخ ہے جس نے پچاس برس تک اس امید پر انتھک کوشش کی ہے۔ کہ مسلمانوں میں سے بہترین عنصر قربانیوں کے لئے آمادہ ہو کر یسوع مسیح کا حلقہ بگوش بن جائیگا۔ اس مشن کے کام کا اندازہ اس سے نہیں کرنا چاہئیے۔ کہ اس نے کتنے افراد کے گلوں میں ربقۂ عیسویت ڈالا۔ کتنے مریضوں کو شفا دی۔ اور کتنے بچوں کو علم کی تعلیم دی۔ بلکہ اس سے بھی کمتر یہ کہ کتنی جانباز زندگیاں ان ملکوں میں ختم کرا دیں۔ اور بعض اوقات کچھ لوگوں کو قبل از وقت لقمۂ اجل بنا دیا۔ جن کے متعلق ۱۹۱۱ء میں لارڈ کرزن نے اپنے سفر خلیج فارس میں کہا تھا کہ یہ جگہیں "کس درجہ لاینفک طور پر ناگوار اور نفرت آگیں ہیں"

دنیا میں پادریوں اور مبلغوں کے لئے اب بھی بہت جگہ ہے۔ قربانگاہ کیلئے خادموں مشن ہسپتالوں کیلئے ڈاکٹروں۔ چوراہوں کے لئے منادوں۔ اور سکولوں کے لئے معلموں کی اب بھی ضرورت ہے جب میں ان علاقوں کے متعلق اپنی ذہنی یادداشتوں پر غور کرتا ہوں۔ تو مجھے اس صداقت کی تصدیق میں کوئی باک نہیں رہتا۔ کہ گذشتہ ۳۰ سالوں میں غیر مذاہب کے متعلق اس مشن کی کوششوں سے عربوں کے نقطۂ نگاہ میں زبردست انقلاب آ چکا ہے۔ تاریخ اخلاق یورپ میں لیکی لکھتا ہے کہ "مسیح نے اپنی چار سالہ استادانہ زندگی میں نوع انسانی کے اخلاق کو سدھارنے میں وہ کچھ کر دیا کہ تمام فلاسفروں کے طول طویل مقالات اور تقاریر بھی اب تک نہیں کر سکیں"

اسی طرح عرب۔ خلیج فارس اور ایران میں مسیحیت نے نصف صدی کے اندر اندر مسلمانوں کے مذہبی نقطۂ نگاہ کو بالکل منقلب کر دیا ہے۔ مسلمانوں کے نمائندے مسیحیت سے اسلام کے اختلافات بیان کرنے کی بجائے دونوں کی مماثلتیں بیان کرنے کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔ ان کے قوانین مختلف پہلوؤں سے مذہبی سانچوں میں ڈھل رہے ہیں۔ غرض پورے طور پر مغربیت کا اتباع کیا جا رہا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ کوئی ملک مغربی انداز فکر کی ایک دفعہ عکاسی کرنے کے بعد پہلے کی طرح نہیں رہ سکتا۔ وہاں کے باشندوں کو بھی یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ جو کچھ وہ بنا رہے ہیں۔ اگر وہ چاہتے ہوں۔ کہ وہ قائم اور برقرار رہے۔ تو جدید بنیادوں میں مشرقی چیزوں کے ساتھ مغربی مصالحوں کا بھرنا ضروری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کے لئے مسیحی مشن عموماً اور سرزمین عرب میں امریکن مشن لوگوں کو خصوصاً زبردست دعوے اور بہت ہی دلکش بہیں تیز کے قابل بنانے میں بہت کچھ کر رہا ہے۔ گو اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ ابھی اس کام کا دسواں حصہ بھی نہیں ہوا جو فی الحقیقت ہونا چاہئیے۔

تبلیغی میدان میں چین اور ایران کی طرح ہندوستان وغیرہ میں بھی برطانیہ اور امریکہ کا اشتراک عمل آج کل مکمل پرجوش اور مخلصانہ ہے۔ اس میدان میں دنیا کی فلاح و بہبودی کے لئے امریکہ جو کچھ کر رہا ہے۔ گو وہ سب صد اور ہنگامہ پروری کے عناصر سے خالی ہے۔ اور سیاسی مدبر اور تاجر اس کی کچھ اہمیت نہیں سمجھتے۔ لیکن میرا ایمان ہے کہ یہ اس وقت بھی باقی رہنے والی چیز ہے جب دوسرے اثرات کا بہت بڑا حصہ ضائع ہو چکا ہوگا۔

منادخواہ ڈاکٹروں کی طرح آزاد پیشہ ور ہوں یا تنخواہ دار۔ مبلغ خواہ پادری ہوں یا غیر پادری۔ اس بات پر قانع نہیں رہ سکتے۔ کہ بوسہ تو چھپے جاتے ہیں لیکن جو بویا ہے اسے نہ کاٹیں۔ ہم سب خواہ دانا ہوں یا غیر دانا۔ آزاد ہوں یا غلام۔ ایک ہی مقصد اور ایک ہی مدعا رکھتے ہیں کہ ہمارے کام باقی رہیں۔ اور یہی وہ میدان ہے۔ جس میں دیانتداری سے اپنے کاموں کو سرانجام دیتے ہوئے ہم اپنے اس مقصد کو پا سکتے ہیں۔

ناظرین سر آرنلڈ ولسن کے اس مضمون سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ عیسائی پادری کس طرح سرزمین عرب میں تعلیمی اور طبی انتظام کے ماتحت تبلیغی جدوجہد کر رہے ہیں۔ اور اس سے اہل عرب جن کے آباؤ اجداد نے تمام عالم میں اپنا سا نور پھیلایا اس کو تہذیب و شائستگی سکھائی۔ اور ترقی کے انتہائی معراج پر پہنچایا۔ وہ تثلیث کے آگے سرنگوں ہو رہے ہیں۔

کاش مسلمان ان کی حفاظت سے لاپروائی نہ کریں۔ جو اسی طرح ممکن ہے۔ کہ ایک طرف تو انہیں اسلام کی صحیح تعلیم سے آگاہ کریں۔ اور دوسری طرف عیسائیت کی حقیقت ان پر واضح کریں اور بتائیں کہ اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کسی ایک بات میں بھی نہیں ٹھہر سکتی۔ اگر تمام مسلمان جماعت احمدیہ کے ساتھ اس بارہ میں تعاون کریں۔ تو وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کام بڑی عمدگی سے کر سکتے ہیں۔

ٹانگا مشرقی افریقہ میں سیرۃ النبی کا جلسہ

اواخر اگست سے ۵ ار ستمبر تک تمام تر توجہ جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رہی۔ اور اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ یہ تقریب سعید باوجود معاندین سلسلہ کی اشد مخالفت و مزاحمت کے کامیابی کے ساتھ منائی گئی۔ یہ تقریب پہلی احمدیہ پبلک تقریب تھی۔ جو ٹانگا میں منعقد کی گئی۔ اور بعض غیر مسلم معززین نے کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس قدر مسرت بخش و روح افزا تقریب ٹانگا میں آج تک نہیں منائی گئی۔ صدر جلسہ ڈاکٹر کیور سنگھ باجوہ بی۔ اے۔ آنرز۔ پی ایچ۔ ڈی۔ بار ایٹ لاء و سابق ممبر کونسل تھے۔ جنہوں نے صدارت کا حق بطریق احسن ادا کیا۔ یہ صاحب سر ظفر اللہ خان صاحب کے دوست ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کی تنظیم و طاقت سے واقف۔ لیکچرز میں قابل ذکر مسٹر بی۔ ڈی پٹیل بی۔ اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ انڈین سکول اور مسٹر کالی داس وائس پریذیڈنٹ ہندو منڈل ہیں۔ مؤخر الذکر نے پرجوش لہجہ میں کہا۔ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف مسلمانوں کے پیغمبر نہیں۔ وہ ہمارے پیغمبر ہیں۔ بلکہ ساری دنیا کے پیغمبر ہیں۔ اسی طرح ایک جینی معزز تاجر اور ایک سکھ دوست نے جذبات عقیدت کا اظہار کیا۔ اور آخری دو تقاریر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب اور اس عاجز کی ہوئیں۔

(نامہ نگار)

چندہ جلسہ سالانہ داخل نہ کرنے والی جماعتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ سال ۱۹۴۰ء آئندہ ماہ دسمبر میں ہونے والا ہے۔ جلسہ سالانہ کے لئے ہر قسم کا سامان مہیا کرنے کے لئے جماعتوں اور افراد کو گزشتہ سال میں توجہ دلائی گئی تھی۔ اور لکھا گیا تھا۔ کہ ماہ نومبر تک ہر جماعت اور تمام افراد اپنا چندہ جلسہ سالانہ (بحساب پندرہ فی صدی اپنی ماہانہ آمدنی) داخل خزانہ کرا دیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ باوجود متعدد یاددہانیوں کے جو بذریعہ خطوط و روزنامہ الفضل کی گئیں۔ اس وقت تک اصل وصول شدہ روپیہ بمشکل مطلوبہ رقم کی چوتھائی کے برابر ہے۔ ذیل میں ان شہری جماعتوں کے نام شائع کئے جاتے ہیں۔ جن کی طرف سے تاحال چندہ جلسہ سالانہ کے حساب میں ایک پیسہ تک داخل خزانہ نہیں ہوا۔ ان جماعتوں کے عہدیداران نیز احباب کو چاہئیے۔ کہ اس چندہ کے متعلق جو ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے۔ اس کو سمجھتے ہوئے پوری تندہی سے کوشش کریں۔ اور اپنے حصہ کا چندہ ۵ دسمبر تک خزانہ صدر انجمن میں داخل فرمادیں۔

(ناظر بیت المال)

محلہ مسجد فضل قادیان	رہتاس	قصور	نصرت آباد اسٹیٹ
" دارالفتوح	پنڈ دادن خان	فرید کوٹ	کنری
" دارالانوار	برج درکس دادلہنہ والی	موگا	متھرا
" دارالرحمت	چک اسرال	زیرہ	علی گڑھ
" ناصر آباد	کوٹ فتح خان	کوٹ کپورہ	اٹاوہ
متفرق قادیان	کالا باغ	جالندھر چھاؤنی	انچولی
لجنہ اماء اللہ قادیان	میانوالی	نکودر	سہارنپور
بٹالہ	ہرنولی	ہوشیارپور	ڈیرہ دون
پٹھانکوٹ دولت پور	ایبٹ آباد	مالیرکوٹلہ	منصوری
دھرم سالہ	ڈیرہ اسمٰعیل خان	لجنہ اماء اللہ پٹیالہ	مراد آباد
ڈسکہ	ٹانک	" " سنور	رامپور
قلعہ سوبا سنگھ	دواکیمپ	سرہند	بریلی
امرتسر	رزمک	دھوری	الہ آباد
ظفروال	ہری پور	سنگرور	بنارس
نارووال	ٹوپی	نروانہ	امروہہ
لاہور شہر	بہاولپور	لجنہ اماء اللہ دہلی	بھاگلپور
لاہور چھاؤنی	پاڑہ چنار	بلب گڑھ	رانچی
شاہدرہ	اوچ	محمود پور	مظفرپور
لجنہ اماء اللہ شاہدرہ	بہاول نگر	کلانور	پٹنہ
پنڈی چری	مظفر گڑھ	کاہنوواں	خانپور ملکی
ننکانہ صاحب	خانپور	جموں	سونگڑہ
حافظ آباد	پاک پٹن	گلگت چیلاس	بھدرک
ٹوبہ ٹیک سنگھ	دیپالپور	سکھر	کیرنگ
چنیوٹ	صدر گوگیرہ	نواب شاہ	پوری
سٹور کوٹ	اوکاڑہ	احمد آباد اسٹیٹ	خوردا
شاہ پور صدر	عارف والا	مرزا فارم نسیم آباد	ناگپور
ملکوال	چیچہ وطنی	پنجورو اسٹیٹ	بھوپال
لالہ موسیٰ	لجنہ اماء اللہ منٹگمری	محمد آباد اسٹیٹ	احمد آباد (بمبئی)

محبوب نگر۔ یادگیر۔ چنتہ کنٹہ۔ اوڈکور۔ بنگلور۔ مدراس۔ کنانور۔ ساتان کولم۔ پنگاڈی۔ پورٹ بلیئر۔ مانڈلے۔ میمیو۔ ٹگوٹی۔ پانڈے۔ کولمبو۔ سنور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۵ نومبر - یونان سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ یونانی فوجیں یوگوسلاویہ کی سرحد تک ایک سو بیس میل لمبے علاقہ میں اطالوی فوجوں کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ اور ہر جگہ اطالوی فوجیں پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو رہی ہیں۔ یونانیوں نے اطالویوں کے گیارہ جہاز گرائے اور دس زخمی کئے۔ یونانیوں کا صرف ایک جہاز کام آیا۔ اٹلی والوں نے بھی یونان کے چند شہروں پر بم برسائے جس سے کئی لوگوں کی جانیں ضائع ہوئیں۔

لنڈن ۱۵ نومبر - بحیرہ روم کے مختلف حصوں میں برطانوی ہوا باز بہت مصروف رہتے ہیں۔ انہوں نے دشمن کی کئی بندرگاہوں پر حملے کئے اور تیل کے ذخیروں کو آگ لگا دی۔ البانیہ کی بندرگاہ ویلونہ پر بھی حملہ کیا گیا۔ اب اٹلی کے لئے البانیہ میں فوج اور گولہ بارود پہنچانا اتنا آسان نہیں رہا جتنا پہلے تھا۔

لنڈن ۱۵ نومبر - ۸ سے ۱۳ نومبر تک اٹلی کے سات جہاز گرائے گئے اور دو کو بے کار کر دیا گیا۔

لنڈن ۱۵ نومبر - کل رات دشمن کے جہازوں نے لنڈن کے ایک شہر پر جس کی آبادی ۲ لاکھ کے قریب ہے سخت حملہ کیا۔ دشمن کے جہاز بہت بلندی پر پرواز کرتے تھے۔ زخمیوں اور مرنے والوں کی تعداد کا اندازہ ایک ہزار تک کیا جاتا ہے۔ پہلے تو دشمن نے آگ لگانے والے بم پھینکے جن سے کئی جگہ آگ لگ گئی۔ اور اس کے بعد انہوں نے اندھا دھند بمباری شروع کر دی۔ ایک گرجا گھر بالکل تباہ ہو گیا اس حملہ میں دشمن کے دو جہاز گرائے گئے۔

لنڈن ۱۵ نومبر - انگلستان کی کل کی ہوائی لڑائی میں دشمن کے ۱۹ جہاز گرائے گئے۔ اس کے مقابلہ میں برطانیہ کے صرف دو جہاز کام آئے مگر ان کے ہواباز بچا لئے گئے۔

لنڈن ۱۵ نومبر - کل برلن پر برطانوی ہوائی جہازوں نے بہت کامیاب حملہ کیا۔ اور کئی صنعتی ٹھکانوں پر بم برسائے۔ جرمن نیوز ایجنسی نے تسلیم کر لیا ہے کہ برطانوی جہازوں کی تعداد پہلے سے بہت زیادہ تھی اور یہ کہ ان میں سے دس پندرہ برلن تک بھی پہنچے۔

لنڈن ۱۵ نومبر - امریکہ کے سمندری وزیر نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس وقت امریکہ جس طرح برطانیہ کی مدد کر رہا ہے اسی طرح عنقریب چین کو بھی مدد دینا شروع کر دے گا۔

لنڈن ۱۵ نومبر - سر حسن سہروردی نے آج ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے بتایا کہ لنڈن میں مسجد کی تعمیر کے لئے حکومت نے جو چودہ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے اس کو صحیح طور پر خرچ کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے جس کے سرپرست شاہ فاروق ہوں گے۔ مسٹر حسن نزہت پاشا مصری سفیر لنڈن اور انچی سر فیروز خان نون قرار پائے ہیں۔ ایران۔ افغانستان۔ ترکی اور دیگر بلاد اسلامیہ کے سفراء کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ یہ مسجد کسی خاص فرقہ کی نہیں ہوگی۔ بلکہ اس کا دروازہ ہر اس شخص کے لئے کھلا ہوگا۔ جو لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کہتا ہو۔ پرسوں کمیٹی کے اراکین حکومت کی اس عنایت خسروانہ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے ملک معظم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور بادشاہ سلامت نے ان کو شرف باریابی بخشا۔

لنڈن ۱۴ نومبر - نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار مقیم بلگریڈ کو معلوم ہوا ہے کہ اس امر کا امکان ہے کہ مستقبل قریب میں ہٹلر اور سٹالین میں ملاقات ہوگی۔

لنڈن ۱۵ نومبر - انگریزی بمبار جہازوں نے کل جرمنی کے چھبیس فوجی اڈوں پر زنلنڈ کے حملے کئے اور بندرگاہوں مال گوداموں اور ریلوے لائنوں پر خوب دبا دبا کر بم برسائے۔ برلن کے وسط میں بھی کئی جگہ آگ لگ گئی۔ ان حملوں کے بعد دس انگریزی جہاز واپس نہیں آ سکے۔

لنڈن ۱۵ نومبر - گذشتہ چودہ ماہ میں انگریزی جہاز جرمنی میں ۱۲۶۱- جرمنی کے جیتے ہوئے علاقوں میں ۲۳۵ اور اٹلی میں ۱۷ چھاپے مار چکے ہیں۔

لنڈن ۱۵ نومبر - آج صبح دشمن کے جہازوں نے برطانیہ کے جنوب مشرقی کنارہ سے آگے بڑھنے کی کوشش کی مگر توپوں نے ان کو مار بھگایا۔ ان میں سے ایک کو سمندر میں گرتے دیکھا گیا۔ آج صبح جرمن اور انگریزی دور تک مار کرنے والی توپوں نے دو گھنٹہ تک ایک دوسرے پر گولہ باری کی۔

لنڈن ۱۵ نومبر - پچھلے ہفتہ جرمنی نے ایک انگریزی تجارتی قافلہ پر حملہ کیا تھا۔ اس قافلہ میں ۳۸ جہاز تھے مگر ان میں سے صرف چار ڈوبے جن کا مجموعی وزن ۲۵ ہزار ٹن تھا۔ باقی سب سلامتی کے ساتھ اپنی بندرگاہوں پر واپس آ گئے۔

نئی دہلی ۱۵ نومبر - انگریزی ہوائی بیڑہ کو اس وقت ہندوستان کی طرف سے دو کروڑ سے زیادہ روپیہ بھیجا جا چکا ہے۔ زیادہ تر روپیہ ان خاص فنڈز سے اکٹھا کیا گیا۔ جو ملک کے مختلف حصوں میں کھولے گئے تھے۔ لنڈن میں ایک فنڈ ہوائی حملوں سے زخمی ہونے والوں کی اعانت کے لئے بھی کھولا گیا تھا۔ اس فنڈ میں بھی ہندوستان بیس لاکھ روپے بھیج چکا ہے۔

انقرہ ۱۵ نومبر - کل رات انقرہ سے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے بتایا گیا کہ یونانیوں کی ہر فتح ترکوں کے دلوں میں جوش کی ایک لہر پیدا کر دیتی ہے یونان کے تمام مورچوں پر پیدل فوجیں۔ ہوائی جہاز اور بحری جہاز بہت سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ یونانیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے دو سو اور اطالویوں کو قیدی بنا لیا ہے۔ اور بہت سا اسلحہ ان سے چھین لیا ہے۔

انقرہ ۱۵ نومبر - انقرہ کا اخبار "حقیقت" برطانیہ اور ترکی کی دوستی پر اظہار خیالات کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ یہ دوستی اٹلی اور جرمنی کے گٹھ جوڑ سے بہت زیادہ مضبوط ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ترکی اور برطانیہ کے اصول اور خیالات آپس میں بہت حد تک ملتے ہیں۔

بمبئی ۱۵ نومبر - کچھ دن ہوئے ۵۰ سے چیک ہوا باز انگلستان جاتے ہوئے بمبئی سے گذرے تھے اب وہ لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ جہاں انگریز ہوا بازوں کے ساتھ مل کر دشمن کا مقابلہ کریں گے انہوں نے بمبئی کے لوگوں کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا ہے۔

لنڈن ۱۵ نومبر - ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ انگریزوں نے ٹورنٹو پر حملہ کر کے اپنے لئے بہت سی آسانی پیدا کر لی ہے۔ اسی طرح کار فو میں اب برطانیہ نے اپنے لئے ہوائی اڈے بنا لئے ہیں۔ اس لئے اب برطانوی فوج آسانی سے اطالیہ پر کامیاب حملہ کر سکتی ہے

لنڈن ۱۵ نومبر - رومانیہ سے استنبول آنے والوں کا بیان ہے۔ کہ زلزلہ سے رومانیہ کے تیل کے کارخانوں اور ذخیروں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ جسے نازی چھپانے کی بڑی کوشش کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۵ نومبر امریکہ سے خبر آئی تھی کہ جاپان اور روس میں سمجھوتہ ہو گیا ہے اسی طرح ایک خبر یہ ملی تھی کہ روس نے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ چین کی مدد نہیں کریگا۔ روس کی سرکاری ایجنسی نے ان دونوں خبروں کو جھوٹا بتایا ہے۔

طبیہ عجائب گھر قادیان کے اصول:- ایک بول۔ ایک تول۔ ایک مول۔ اسے خوب ذہن نشین کریں۔ پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۷۳۳ منکہ عصمت اللہ خان ولد ملک نیاز محمد خان صاحب قوم ککے زئی عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۰۶/۹ ڈاکخانہ منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ احسن ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں مجھے اپنے والد صاحب کیطرف سے مبلغ ... روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر میری مزید آمدنی ہوگی۔ تو اس میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ اگر بوقت وفات میری جائیداد ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہے۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بطور حصہ جائداد دیکر رسید حاصل کروں تو اسے منہا سمجھا جاوے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ العبد عصمت اللہ خان ملک بقلم خود گواہ شد ملک صلاح الدین پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ گواہ شد نیاز محمد احمدی ڈسپنسر والد الموصی

نمبر ۵۷۳۲ منکہ عبد الرحمن ولد مولوی شیر علی صاحب قوم رانجھا احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ماہ نبوت ۱۳۱۹ ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد بصورت تنخواہ ایک سو پچیس روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عبد الرحمن نشان انگوٹھا بابال عبد الرحمن قادیان گواہ شد شیر علی عفی عنہ بقلم خود گواہ شد مفتی محمد صادق عفی عنہ

نمبر ۵۷۳۱ نامہ بیگم بنت ڈاکٹر محمد حسن خان صاحب مرحوم قوم پٹھان پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ اکتوبر ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اسوقت میرا زیور مبلغ پانچ پچیس روپیہ کا ہے۔ جو میری والدہ نے مجھے دیدیا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات کیوقت اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہوئی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ نامہ بیگم بقلم خود گواہ شد عبد الحمید آڈیٹر لاہور گواہ شد محمد احسن خان بیت الرحیم دار الرحمت۔

نمبر ۵۷۳۰ منکہ سارہ بیگم بنت عبد الحمید صاحب قوم چوہان عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ماہ اخاء ۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ مجھے اسوقت اپنے والد صاحب محترم کیطرف سے مبلغ پانچ روپے بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں اس لئے میں اپنے موجودہ جیب خرچ میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ الامتہ سارہ بیگم گواہ شد عبد الحمید آڈیٹر والد موصیہ گواہ شد محمد احسن خان بیت الرحیم دار البرکات قادیان۔

نمبر ۵۷۲۹ منکہ بشارت احمد بشیر ولد مولانا مولوی عبد الرحمن صاحب قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار الامان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ مجھے میرے والد بزرگوار ۸ روپے ماہوار جیب خرچ عطا فرماتے ہیں۔ میں اس کے آٹھویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور جوں جوں بفضلہ تعالیٰ میری آمد بڑھتی جائیگی میں اس آمد کا آٹھواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی کسی قسم کی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے چھٹے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد بشارت احمد بشیر بقلم خود گواہ شد عبد الرحمن والد موصی گواہ شد ملک صلاح الدین پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

نمبر ۵۷۲۵ سلیمہ عنایت زوجہ ملک عنایت اللہ صاحب قوم ساہی جٹ عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ماہ ۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری وفات کیوقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میری زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ میری کل جائداد موجودہ حسب ذیل ہے۔ نغیاں طلائی قیمتی ۸۰/- روپے کڑے طلائی قیمتی ۵۵/- سوئی طلائی ۱۶/- انگوٹھیاں ۲ عدد طلائی قیمتی ۳۵/- کانٹے طلائی قیمتی ۱۵/- کلپ طلائی قیمتی ۳۰/- روپے علاوہ اس کے مبلغ تین سو روپے حق مہر میرے خاوند کے ذمہ بقایا ہے۔ کل ۶۳۵/- روپے۔ اس جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتی ہوں۔ العبدہ سلیمہ عنایت بقلم خود گواہ شد عنایت اللہ سلیم کلرک انہر ڈیرہ غازیخاں گواہ شد حکیم عطاء الٰہی بقلم خود قادیان گواہ شد محمد عبد اللہ بوتالوی دار البرکات قادیان۔

نمبر ۵۷۲۷ منکہ آمنہ خاتون زوجہ ایم بی بہاؤ الحق صاحب قوم پٹھان عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ھش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اسوقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں۔ منقولہ جائداد سے اسوقت میرے پاس پندرہ تولہ گنی سونا کے زیورات موجود ہیں۔ اس طرح میرا حق مہر ایک ہزار روپیہ ہے۔ جو ابھی میرے شوہر کے ذمہ قابل ادا ہے۔ علاوہ اس کے میرے خاوند کی طرف سے مجھے پندرہ روپے ماہوار جیب خرچ کے ملتے ہیں۔ نیز اسوقت میرے پاس دو سو روپے نقد موجود ہے۔ میں اپنی تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز اگر میری آمد میں کبھی کمی بیشی ہوئی۔ تو اسکی اطلاع دفتر مقبرہ بہشتی قادیان میں فوراً کر دی جائے گی الامتہ آمنہ خاتون گواہ شد ابو الہاشم خان قادیان بحروف انگریزی والد موصیہ گواہ شد ایم۔ این۔ ایم بہاؤ الحق بحروف انگریزی خاوند موصیہ اسسٹنٹ انکم ٹیکس آفیسر کلکتہ

نمبر ۵۶۸۱ منکہ عبد اللہ خان ولد امام الدین خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن جنگن ڈاکخانہ ملاں پور ضلع لدھیانہ حال ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ماہ ۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت مندرجہ ذیل جائداد ہے۔ اراضی زرعی تقریباً سات بیگھہ خام واقعہ موضع جنگن ضلع لدھیانہ جس کی اندازاً قیمت تین ہزار روپیہ ہے۔ علاوہ اس کے قریباً آٹھ مرلہ اراضی سفید بمعہ مکان بھی موضع جنگن میں موجود ہے۔ جس کی قیمت اندازاً اڑھائی سو روپے ہے۔ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ ٹھیکیداری کا کام کرتا ہوں۔ جس کی اندازاً اوسط تیس روپے ماہوار ہوگی۔ میں اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں تو وہ روپیہ میرے حصہ جائداد میں سے مجرا دیا جاوے گا۔

العبد عبد اللہ خان بقلم خود احمدی ٹھیکیدار ملتان۔ گواہ شد غلام حسن خان میل سارٹر ریلوے میل سروس ملتان بقلم خود گواہ شد محمد حیات خان احمدی ساکن ملتان آنریری انسپکٹر بیت المال

اگر آپ پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں
تو
سٹریٹ ڈیلیوری سروس دہلی کی سرپرستی کیجئے

پریشانی کی کوئی ضرورت نہیں صرف دو آنہ میں آپ کا پارسل آپ کے دروازہ پر پہنچ جائے گا۔ چنگی خانوں یا کسی اور دفتر کی کھڑکیوں کے سامنے انتظار کرنیکی ہرگز کوئی ضرورت نہیں رہتی۔

۶۶۳۷ کو فون کریں
نارتھ ویسٹرن ریلوے

دہلی میں سٹریٹ ڈیلیوری سروس یہ تمام خدمت صرف دو آنہ کے بدلہ میں بجا لاتی ہے۔

محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو۔

آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک عزیزہ کو منگا کر دی تھی۔ جن کا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے ہٹیل مہاسے تھے کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن کروا چکی تھیں۔ مگر میں بہت خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے فیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا۔ کہ ان کا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے۔ اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پیشتر سے نکھر آیا ہے۔ اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں۔ اور آپ کی وہ ممنون ہیں۔ فیسرین کریم بالخصوص کیلوں چھائیوں۔ بدنما داغوں الغرض چہرہ اور جلد کی بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ خوبصورت بناتی ہے۔ خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار ہر جگہ بکتی ہے۔ اپنے شہر کے جنرل مرچنٹ اور انگریزی دوا فروشوں سے خریدیں۔ وی پی منگوانے کا پتہ:۔ فیسرین فارمیسی منٹگمری پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah